

۱۹۳۱ء
REGISTERED No. 788
LUCKNOW
1931
OUDH PUNCH
1931
M. B. KHAN ARTIST LUCKNOW

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] خبریں نہیں ہوتیں ۔ نہ یہی [illegible] نہیں ہوتے ۔ [illegible] اودھ پنچ [illegible] سکولوں کی طرح [illegible] نہیں کرتا ۔ بلکہ ایک علمی [illegible] ہے ۔ [illegible] کرتے ہیں اور [illegible] اودھ پنچ صرف [illegible] پر قائم [illegible] ہے ۔

(۲) قیمت کی زیادتی [illegible] ۔ [illegible] بڑھانا چاہیے [illegible] فرق ہو بلکہ [illegible] کی رعایت [illegible] اخلاقی و سیاسی [illegible] انشاءاللہ سال بھر کے [illegible] آپ کو [illegible] ۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے ۔

(۲) اگر [illegible] سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی [illegible] ۔

(۳) طالبان [illegible] قیمت [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] اور [illegible] ایک سال کے لیے اودھ پنچ کی قیمت [illegible] ۔

(۴) [illegible] صاحب [illegible] ہیں ۔ [illegible] پانچ چار [illegible] ۔

(۵) [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] ۔

(۶) [illegible] ۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۹ — نمبر ۳۲

مضامین

۲۳ ستمبر ۱۹۳۱ء

ایسی نظم سے خدا بچائے

خدا کے فضل سے [illegible] بندے ماترم [illegible] ہو چکا ہو۔ بندے ماترم پر کیا [illegible] ہندوستان [illegible] سے آرہا ہے۔

چوتھی ستمبر کے [illegible] بندے ماترم میں ایک قومی ترانہ جناب [illegible] کا نظر سے گزرا [illegible] نظم کو سہل اور آسان بنانے کی خدمت [illegible] اردو کا [illegible] کہ اس [illegible] کو بھی اسی [illegible] پر نظم کردیں [illegible] بندے ماترم کے اس [illegible] جتنی [illegible] ہیں سب اسی [illegible] ہو سکتی ہیں [illegible] کہ جانے [illegible] صاحب [illegible] تمام [illegible] نظم سے محروم رکھیں پہلے جناب شاعر کی [illegible] ملاحظہ ہو:۔ فرماتے ہیں۔

قومی جھنڈا کامیاب

انقلاب

کامیاب - انقلاب

زندگی کا دور ہے — دور ہی کچھ اور ہے
مصلحت ہے غور سے — قومیت پہ ہے شباب

انقلاب

قومی جھنڈا کامیاب

کامیاب - انقلاب

چرخے کی [illegible] ہے — قوم کی یہ عید ہے
رنگ یہ [illegible] ہے — جلوہ گر ہے آفتاب

انقلاب

قومی جھنڈا کامیاب

کامیاب - انقلاب

ہندو مسلم سکھ عیسائی — سارے ہندی بھائی بھائی
[illegible] — اٹھ چکا ہے اب حجاب

انقلاب

قومی جھنڈا کامیاب

کامیاب - انقلاب

ہوگا ہند پھر نہال — دور ہوگا یہ زوال
[illegible] — [illegible] شراب

انقلاب

قومی جھنڈا کامیاب

کامیاب - انقلاب

[illegible] کا [illegible] ہو — ہند کو یہ [illegible] ہو
سب [illegible] ہو — یہ خواب ہے ثواب

انقلاب

قومی جھنڈا کامیاب

کامیاب - انقلاب

چرخے کا چلن ہو آج — سر پہ کھادی کا ہو تاج
یہ ہے ہند کا سوراج — ہے اسی میں [illegible]

انقلاب

قومی جھنڈا کامیاب

کامیاب - انقلاب

دور پر بہار ہے — عشرت [illegible] ہے
اور خیال کار ہے — آپ بھی کہیں جناب

انقلاب

قومی جھنڈا کامیاب

کامیاب - انقلاب

"قوالی" باصطلاح امیر خسرو [illegible] بے معنی الفاظ کا نام ہے [illegible] کے لیے [illegible] مثلاً [illegible] مذکورہ [illegible] کے سبب اکثر جگہ بے معنی ہو گیا ہے تو کوئی عیب نہیں [illegible] کرکے [illegible] بندے ماترم کی [illegible] نظم کرنے میں ہمیں بھی [illegible] سے کام لینا پڑا [illegible] قافیہ کی پابندی [illegible] قافیہ بھی [illegible]

ہم بھی صادق [illegible] کہاں [illegible] گفتگو کی ضرورت ہوئی [illegible] بے معنی کلمات [illegible]

مست علی شیخ [illegible]

پینگیں چل رہی ہیں — آ ڈ آ ڈ آ ڈ
تھمتی گردش — آ ڈ آ ڈ آ ڈ
کٹ جوڑے گگن — گھوڑ چھتا
پنسا وڑی — رنگ سیلی

آ ڈ آ ڈ آ ڈ

لکھنؤ میں صاحبان علم نے صحافت کی موجودہ [illegible] ترقی یافتہ شکل کو زبان کے
خدا سلامت رکھے جہاں سے دہلی کو آنکھوں کے [illegible] مولانا جب ترقی کی
[illegible] دانی زبان ۔ دیکھئے آج ہیں تو زبان [illegible]
کے نزدیک ۔ اردو زمیں پر پاؤں نہیں رکھتی ۔
نیرنگ خیال ہے بقلم [illegible] ملاحظہ ہوں ۔

ترانۂ ہند سے ماتزم

کامیاب

نایاب ۔ نایاب

جلا دیا جو تھا	نے اپنی لنکا اور انگ
یہ دلوں کے تم	انقلاب لاجواب

ترانۂ ہند سے ماتزم

کامیاب

ساتھا جلتا پرچم	نایاب نایاب
پنجاب آگ کے ہو	فسادات ہندو مسلم
فساد کی مرضی	ذلت فضیلت

ترانۂ ہند سے ماتزم

کامیاب

نایاب ۔ نایاب

ابھی کر رہا ہے	کل بند پڑا ہے
بند پڑا ہے	بند پڑا ہے

ترانۂ ہند سے ماتزم

کامیاب

پیچ و تاب پیچ و تاب

بارہ دلی کے سما	وہ سب کی خلعت دریا
ایک ہی قطعات چند	ہم سب سے شروع

ہو جائے گی

ترانۂ ہند سے ماتزم

کامیاب

انتخاب ۔ انتخاب

کانگریس اور گی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ترانۂ ہند سے ماتزم

لاجواب

لاجواب ۔ کامیاب کامیاب

نہرو رپورٹ کمیٹی کا	[illegible]
[illegible]	[illegible]

بے تاب

ترانۂ ہند سے ماتزم

بے شمار بے حساب

کامیاب

گول میز کانفرنس	[illegible] بھاری
ڈالی گئی کو وہ [illegible]	ہر ہند کی [illegible] ہے

داغ واسطہ

ترانۂ ہند سے ماتزم

بے حساب کامیاب

پرانا [illegible] کا	کے قتل کے ملزم کی
[illegible]	اپیل [illegible] جائے گی

ترانۂ ہند سے ماتزم

کامیاب ۔ بے حجاب

کامیاب ۔ کامیاب

صدر اسمبلی شملے	پہنچ گئے پہنچ گئے
پہنچ گئے پہنچ گئے	پہنچ گئے پہنچ گئے

ترانۂ ہند سے ماتزم

کامیاب ۔ بے حجاب

کامیاب

لاجواب ۔ زرش خواب

ہندو کا شیر تھے	[illegible] جائے
[illegible] کامیاب	بے حساب [illegible]

پُر شباب

ترانۂ ہند سے ماتزم

انقلاب

مضطرب بے کامیاب

[illegible]

ہیں کے کہ تیں — باقی اور سالکیں
میں سام جیت گیا — بخردار کام ہو گئیں

آ گئے

کامیاب انقلاب

آفتاب

د زمانہ تمہارے ماتم

سلاطین کا ضمیر — ہیں بھولی ہنسی لیا
نورِ دل وقت میں — لہانہاں رستے لیا

[illegible]

بے حجاب

رعب داب کامیاب

شباب

د زمانہ تمہارے ماتم

پسند کرتے ہیں ہیں — سری نگر سری نگر
ہمیں نہیں شام — بری ہے خبر

باصواب

انقلاب۔ شیخ و شاب

د زمانہ تمہارے ماتم

گلاداشو کستل لی — (یروشلم کو دلی)
پہنچ گئے یروشلم — یروشلم یروشلم

[illegible]

تمہاری

اے جناب انقلاب

کامیاب

د زمانہ تمہارے ماتم

برخلاف دیگر دعوے داران ظرافت کے ہم نے "اردو پنچ" کے ناظرین کے سامنے "ویپنوات" کے نمونے کبھی پیش نہیں کیے۔ ہم دوا سکے عادی ہیں کہ علم و حسن اخلاق اور اصلاح ملک و قانون و ادب کے فوائد جن مضامین میں ہوں ان کی جانب ہر یک متوجہ رہیں۔ اسلیے خیال ہے کہ لوگ آزردہ خاطر ہو جائیں۔ صرف ایک ہی صفحہ کے عنوانات قلم برداشتہ نظم کر دیے گئے۔ واسطہ دل جرات کر لی گئی ہے۔ ہم بھی اس امر پر قادر ہیں کہ ہم سے آدھی کو ترانہ بنا دیں اور جو کوئی اردو سے کسی قدر واقف ہو وہ بھی قادر ہے۔

اہلِ جناب حیران ہیں کہ ادب اردو کی بزم میں خیالات بھی بنا لیجیے یعنی اضافہ۔ ان صاحبان جیسا کہ خدا سلامت رکھے جو مسلسل اردو رسالوں .... اور اخباری کالموں کے ذریعے سے طبیعات کو گدگدیہ حالات میں اہیات بناتے چلے جاتے ہیں اور اسکی پروا نہیں کرتے کہ اگر کوئی صاحب عقل سلیم تخیل جناب تیار نگار حضرت ترانہ کے سر میں مبتلا ہو کے

لطافت ادب کا جریان ہوا تو کیمبت کو اردو سے نفرت ہوگی یا رغبت اور اسے لے گا کیا؟ خاک!

بجا ماننے کی بات نہیں۔ ایسے نظموں کا قدرداں بھی حضرت ہی کے بجائی جو دوں میں شمار ہونے کے قابل ہو۔

خدا بچے ایسی نظم سے — خدا بچے ایسی نظم سے
خدا بچے ایسی نظم سے — لاحول ولا قوۃ

راقم ——— خاکسار اربابُ الادب والجرائد

نوٹ: حضرت راجب ثنیانے تمیز کے بے معنی الفاظ پر ناک بھوں نہیں چڑھائی اور شاید اسکے قریب یک ویکٹ پٹ گیا۔ قدرت چنانچہ کہ ہے الفاظ اردو کے حق میں مُضر ٹھیرے تو یہ ترانے جن کے الفاظ بعض مواقع پر بے جا محسوس ہوتے ہیں کیوں اردو کے لیے زہر سمجھے جائیں۔

ان پر اعتراض صحیح ہے کہ صاحبانِ قلم اپنے قلمی مددگاروں کے پاس خاطر پر دامانِ اردو کی صحت کو قربان کر رہے ہیں۔ خود بھی دوسروں کی نگاہ میں بد مذاق اور سخن نا شناس قرار پاتے ہیں اور دوسرے بجائے بھی ادیب کامل ہے پست اور بغیر ہشیاری کے بن بیٹھنے کی جرأت رکھتے ہیں۔

جب ایک نظم یا نثر بے معنی انہیں کی خاطر سے درج کر دی گئی تو دوسرے مقلد سے یہ عذر پیش نہیں کر سکتے کہ یہ بجائی دا منتظم کا کتنا خوشامد ہے قوم نے سس گو ہو دس کا لحاظ پہلے ہی سے کرنا تھا۔ گزشتہ نمبروں میں مسٹر حیات اللہ (حیات اللہ انصاری) کا ایک مضمون شائع ہو چکا ہے رسالے کی کامیابی کا راز۔ مضمون کے مؤلف نے ملکی ادبی رسالوں کی ایڈیٹری میں علمی لیاقت اور استعداد کی ضرورت ہے اُسے خوب واضح کر دیا ہے۔ ان رسالوں کا وجود ہی اس امر کی قوی دلیل ہے کہ بیہودہ گوئی پر تحسین و آفرین کا نوٹ کی افراط ہے۔ ایسی جو ہیں شتے ایک ادبی یا فراری پرچہ نکلتا ہے اگرچہ اس میں اپنے باقی رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی پھر بھی دوسروں کا مذاق تو بگاڑ دیتا ہے؟ یہی کیا کم ہے بس ری تو انگلے زمانے والے تھے خدا معلوم کیا سمجھ کے کہہ گئے۔

• محال ست کہ ہنرمندان بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند۔ پنچ

بمبئی میں ہنگامہ قانون وقف

حضرت سلیمان کے پاس ایک سانپ آیا اور کہنے لگا فلاں شخص نے میرے بچے مار ڈالے آپ اسے قتل کیجیے۔ ... نے جواب دیا۔ مانتے ہو عرض آدمی قتل نہیں ہو سکتا۔ سانپ ... ابتلا ... اور عرض رسا ہوا کہ اچھا تو پھر اس آدمی کو کسی وقف کی ... خدا تجھے جا تو میرے بچوں کے قصاص میں ... میرا مطلق تھا ... تھا ظریف ... ... نہ ...

کم لوگ ایسے ہیں گے جو شخصی مال میں خیانت کے جرم سے بری دکھائی دیں۔ تو بات کیا ہے؟۔

" الوقف للہ " (وقف کا مال خدا کا مال ہے) پیشہ کریم " خدا بے حساب کرم غنی اور غیر محتاج (و کریم لا یؤاخذ علی) (وہ صاحب کرم و مروت اپنے مال کا مواخذہ نہیں کرتا بس خدا کا مال ہضم کرتے چلے جاؤ معدہ پر کبھی گراں نہ ہوگا۔ یہ جہلاء کی ضرورت وہم کی ترجمانی کی۔ یہ دلیل جدید نہیں۔ رسول عربی کے وقت میں بھی ایک دل لگی ہو چکی ہے۔ ایک اعرابی آیا۔ رسول سے کہا " من صاحب ذلی الحق ؟ " حضرت یہ فرمائیے حساب کتاب کا مرجع کون ہے ہم حضرت نے جواب دیا " الی اللہ " خدا ہی مالک حساب ہے (جنگل میں بیٹھا اعرابی کہنے لگا کہ مالک حساب کریم ہے اور کریم اپنے بعض حقوق کا حساب نہیں چاہتا اعرابی نے نظر پر کر پھر والی کہ یوم الحساب و مالک یعنی دنیوی اپنا بیان کی صدا کروں پیچھے کے دعا جنگ کا آ مسجد نبوی میں پہنچ ہوگئی۔ لوگ نے چاہا کہ کھینچا حضرت نے فرمایا " لا تنقطوا ظلم الاعرابی " کو بد دعا سے بچ ہو تا تھا ہو چکا۔ مسجد میں گندگی ہو گئی ہے مومن لیتے وہ مسجد کی سوکھی زمین کو مرطوب ہو جانے کے بعد عرب صاحب بھاگ کھڑے ہوئے حضرت نے فرمایا کہ " پھر بھی یہ شخص مومن ہے "۔

جب اس اعرابی کا ایمان موت کی دعا میں نہیں بہا تو کوئی وجہ نہیں کہ مال وقف ہضم کر کے بیت الخلا بانٹنے والوں سے باز پرس ہو اور

کوئی نہیں بے ایمان کہے۔ کسی وزن شے قلمیت کی حزنگ ہیں کہ وہ تو وہ ہے۔

کرتے حرام ورے یہ زوال اوقات بہت ہم نے خراب خوردوں پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ ہوتے بار ہا دیکھی۔ مگر کسی وقت خوار کی فضیحت نہیں دیکھی۔

یہی اطمینان (باز پرس نہ کے خوف سے متولی کو باز رکھتا ہے۔ جب عام اوقات کا یہ حال ہے جسکی دیکھنے والی ہزاروں نظریں ہیں۔ تو ان اوقات کی حالت کیا ہوگی جن میں شخصی اختیارات زیادہ وسیع ہیں؟

قانون اوقاف کوئی ہوا نہیں جو متولی کو ٹل جائے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں ہر شخص اپنے شہر کے اوقات پر نظر ڈالے خواہ وہ عام ہوں یا خاص۔ اسے حقیقت اعتراض کرنے میں رہے لگ جاتے ہیں۔ حساب کتاب کا دفتر متولی صاحب کے قبضہ میں مصارف اور آمدنی متولی صاحب کے ڈب میں۔ اول تو کسے پڑی ہے جو مفت کا درد سر مول لے اور جو کسی کو یا منہ لیا نے خدائی فوجدار بننے پر آمادہ بھی کیا۔ تو لیگل پریکٹیشنر (سرکاری مشیر قانونی) کی اجازت حاصل کرنا ہنسی ٹھٹھا نہیں۔ ایک درخواست مسودہ سے واپس آئی کہ مشیر قانونی صاحب کوئی وجہ مداخلت کی نہیں دیکھتے دوسری اس سبب کہ مشیر صاحب کی رائے میں یہ خیراتی وقف نہیں لہذا مداخلت خلاف

قانون ہے۔ چلیے ہو ا کھاتے بڑی مشکل سے اجازت ملی تو دستخط کا مسئلہ پاس نہیں چلے پھر ہیرا نے ؟ متولی صاحب اس حسابی دفتر کو جو خیانت کی چغلی کھانے والا ہے بدل دیتے ہیں۔ یہ ہے کلو کا انصاف۔ تیل دیکھیے تیل کی دھار دیکھیے مدعی گئی ہوئی ہے کچہری میں۔ جیسے مجھ میں اطلاع نامہ یا سمن جاری ہوا جناب دعوے کی صحت کر اندکم ایک ادعا علیہ کا حق ہے۔ پھر پیشی کی تاریخ بھی آج مقرر نہیں ہوی جاتی دو تین مہینے اسکے واسطے بھی درکار ہونگے۔ چھ سات مہینے میں تو ایک پورا کتب خانہ نقل ہو سکتا ہے سو دو سو ورق کے رجسٹر کی حقیقت ہی کیا ہے۔ کیوں جناب حساب درست ہو گیا اب بتائیے آپ کے پاس اس کا ثبوت ہی کیا ہے کہ یہ حساب اصلی نہیں؟

یا جو کچھ مصارف اس میں لکھے ہیں وہ معتدل ہیں؟ متولی صاحب اگر ہوشیار ہیں تو جو وقت اُنکی نگرانی میں ہے اُسکے عمال پر مہربانی فرما رکھے ہوں گے اندرونی شہادت پر یہ اثر ڈالیں۔ بیرونی گواہ لمبی شکل رسولیوں سے متولی کی اور خدائی فوجدار صاحب (مدعی) کی ہار ہوتی ہے۔

اس قسم کے معاملات چھیڑ کے ہارنے سے خود ہنسا جیتا ہے اور رسوائی ہوتی ہے جو صاحب بھی فتاوی کی صحبت میں ایک عالم صاحب کی ہوئی تھی (نام نہ لوں گا) حضرت بیٹھے تو پیٹ کے نٹ بال پھدا کر بیٹھا اور لغزش کے تقاضے سے متولی جوڑ گلے کے دو دو تھنوں کے آپس میں لگا جانے سے بند

نظارہ لکھنؤ

ایک سال سے اردو ادب کی حقیقی خدمت انجام دے رہا ہے نظارہ کے مزنامین

عجیب انسانہ، دلچسپ نظمیں، لطیفے ہوتے ہیں۔ نظارہ کو ہر مذاق کے لوگ پسند فرماتے ہیں۔

اس بیان کو نظارہ کے مضامین علمی و ادبی، اخلاقی، تمدنی، معاشرتی، اقتصادی ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ آپ بھی چاہیں تو آج ہی خریدار بنیں نظارہ میں درج کرائیں۔

قیمت سالانہ پیشگی منی آرڈر کے ہمراہ کے لیے مہر کے ٹکٹ آنا ضروری ہیں۔

منیجر رسالہ نظارہ لکھنؤ

ہفتہ وار پیغام سرحد

صوبہ سرحد بہر طرح صاحب کی گھتا کی گئی ہے مخفی نہیں۔ ہفتہ وار پیغام سرحد ان حالات کو مناسب طریق سے پیش کرتا ہے۔ اپنی بساط کے مطابق اس خدمت میں صوبہ سرحد کے حضرات سے تعاون چاہتا ہے۔ سرحد سے ہمدردی کا ثبوت دیجئے۔ اس کی اشاعت بڑھا کر اسلامی قومی و ملکی آواز کو مضبوط بنائیے۔

چندہ سالانہ ششماہی

منیجر پیغام سرحد ہری پور ہزارہ صوبہ سرحد

آپ نے ماہنامہ پھول کی بھی ملاحظہ فرمایا؟

جس نے اردو صحافت میں انقلاب پیدا کر دیا ہے چندہ سالانہ ہے نمونہ کے لیے ۸ آنہ کے ٹکٹ بھیجیے مستند اشاعت والے حضرات وہاں تبصرہ کے لیے بغرض تنقید قیمت طلب فرمائیں جن کی رائے درج پھول کی جائے گی۔

منیجر پھول فتح میدان حیدرآباد دکن

اطلاعنامہ بنام داستان نسبت
تاریخ سماعت درخواست دیوالیہ

(دفعہ ۹ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۲۰ء)

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم بخط انگریزی

وقت حاضری ... ۱۰ بجے ... بجے تک

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

مدعا علیہ

[illegible]

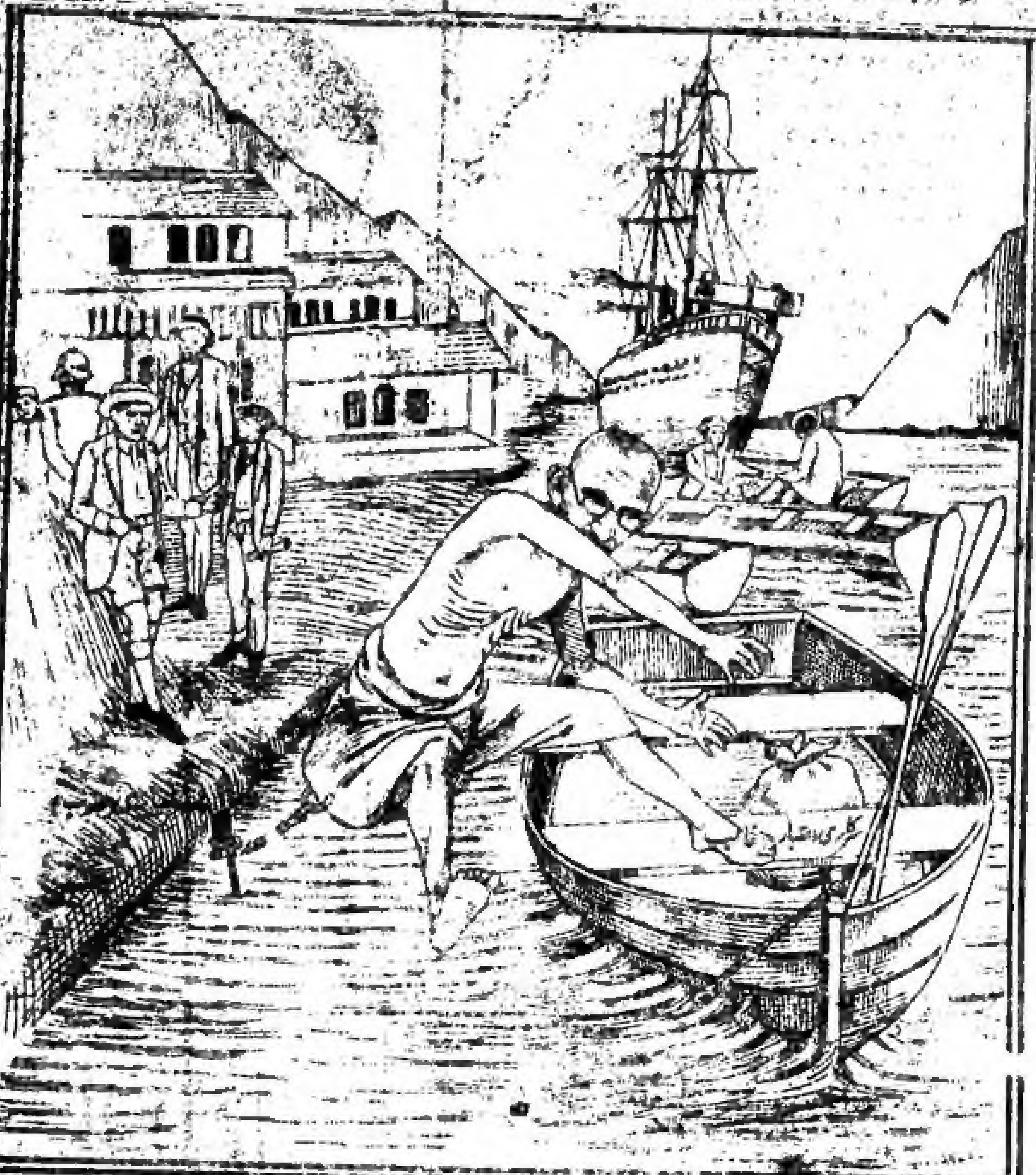
مہر عدالت

دستخط حاکم بخط انگریزی

[illegible]



[illegible]



مہم فتح

رسیدم - بات تو ناؤ کی ایسی تھی - چڑھتے ہی بہت ڈگمگائی تھی !

چونکی ہے اگر حضرت خاموش رہتے تو مصیبت میں کوئی عیب نا مناسب تھا جو دینی مفاد سے تعلق رکھتی ہے کی عدالت میں دینا مگر جانت ! کہتے گئے۔

• یا مولانا ناصر پر ملاحظہ ہو حضور ریکٹ کی جرمین صاحب ہی فتاویٰ چھوٹے ہیں کہ اصول معتبر ہے (ابھی تک نہیں یہ نیچے کی سطح پر ہے)

حال کا قانون وکالت مدعی کے واسطے دعوے کو آسان نہیں بنانا مشکلیں کافی سے زیادہ اب بھی موجود اور باقی ہیں۔ لیکن خدا جانے کیوں متولیان اوقاف کو تیاں بدل رہے ہیں۔

عوام اشخاص کی پروا ہے کہ قانون ضروری تھا اچھا ہوا پاس ہو گیا کیونکہ اس سے اوقاف کی حفاظت ہو جائے گی۔ لیکن ایک بڑے خیال کا گروہ اسکی مخالفت پر سیاہ جھنڈے اٹھاتا اور انگلستانی مال تجارت کے بائیکاٹ کی دھمکی دیتا ہے۔ حالانکہ قانون وقف نے کسی متولی کو کسی وقت سے معزول نہیں کیا۔ یہ تو ایک ضروری چیز تھی جو خائن متولیوں کی درستی ۔۔۔ مجھے وضع ہوا۔

اسی گروہ کے اوقاف سے متعلق پہلے ایک مقدمہ دائر ہو چکا ہے مدعی یا ان کے گروہ کے متولی کے مالک وقف ہونے کی نفی کی۔ اس مقدمہ کی تجویز "میزان" کے نام سے جناب نے شائع کی گئی تھی۔ اس وقت ہمیں اس تجویز پر رائے زنی کی ضرورت نہیں مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ مدعی اس گروہ کے اوقاف کو خیراتی اور عام وقف کرنے گئے۔ اور ہائیکورٹ نے یہ دعوے تسلیم کر لیا۔ اگر آپس میں مصالحت ہو جاتی اور اس گروہ کے پیشوا صاحب بھی اس بات پر مجبے رہتے کہ میں ان کا معصوم ہوں پھر ابھی بنیاد پر روایت میں دلیل کر کے اپنا معصوم ہونا ثابت کر لیجاتے۔ یا جن اوقاف پر وہ قابض ہیں انھیں صاحب تجسیم کی ذمہ داری کے جھنجھٹ سے بری کر دیا جاتے تو بہتر تھا۔ آج یہ کہنے کو ہو جاتا ہم نے مندوں کی ڈھائی چھ چکے۔ پھر یوں کوشش ہوئی۔ عدالت اس دعوے کو تسلیم کرتی ہے کہ یہ پیشوا ہوں کے خیالات و اعتقادات کے بموجب معصوم ہیں۔ باقی آئندہ۔

ر ۔ ق

یکے از بمبئی

پنچ۔ جناب! مضمون ناتمام ہے اسواسطے معلوم نہیں۔ ختم کہاں ٹوٹے۔ پھر بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس گروہ کے مسائل سے خوش نہیں۔ کیسے منصور اگر وہ کسی نہ کسی طرح زیادہ اقرار کر دالے کہ یہ قانون اصول مذہب پیش آجت بیجا ہے تو پھر آپ کی رائے کہ عدالت رجوع کرے گی؟ کتابت "میزان" ہمارے پاس بھی ہے۔ عدالت نے بہت ہوشیاری سے کام لیا جو صرف تجویز چھاپی مدعی یا مدعا علیہ کے پورے بیان اور پھر ان بیانوں میں جرح وقدح کے ذریعہ سے جو تفاوت پیدا ہوا یا مدعا علیہم نے اپنے مالکانہ حق کو

بدست عوام فروخت کے لیے

منسوخی درخواست انفصال مقدمہ

[illegible]

بعدالت جناب ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ مقام ۔۔۔ ضلع ۔۔۔

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم بخط انگریزی

منسوخی درخواست انفصال مقدمہ

[illegible]

بعدالت جناب ۔۔۔ صاحب ۔۔۔

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم بخط انگریزی

وقت حاضری ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

اطلاع نامہ بنام مدعا علیہان نسبت تعین تاریخ سماعت درخواست دیوالیہ

درخواست دیوالیہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۲۱ء

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر ۔۔۔

درخواست دیوالیہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۲۱ء

[illegible]

بنام ۔۔۔ وغیرہ ۔۔۔ مدعا علیہان

[illegible]

آج بتاریخ ۔۔۔ ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت ۔۔۔ دستخط حاکم بخط انگریزی

وقت حاضری ۔۔۔ بجے سے ۔۔۔ بجے تک

اپنے بیانی تغیرات سے جو مضر ہو چکا ہے اس پر ہم دوبارہ وضیں۔ یہ ترازو کے بغیر منصفی ہی کی ہے جج نے اچانک ان تغیرات کا حوالہ دیا ہے۔

اگر آپ اس گروہ کے مخالف ہیں تو اس جرأت میں بانٹ رکھیے یعنی مقدمہ کے خودی کا نقد دستاویز کی جگہ ہو جائے۔ دوسرے نقد جواب دعوے میں جو ترمیم ملی اسکا المعصوم بچپا کی طرف سے وقت ترقیاتی کی حسابی فرق۔ ذاتی حضرت کا بجٹ نمبر چھپا کے شائع کریں۔ ورنہ آپ کا مضمون محض واقعے سی ہی جنگ ہمدردی کا نقد

شخصی غلام اور آئینی غلام

بار بار کہنے کی عادت نہیں ہم تو ایک ہی بار کہتے ہیں اور وہ لوگ بات کہتے ہیں جس ایک گروہ پیدا ہو گیا ہے جو پاجی پن کے ذریعہ سے کسی ریاست یا کسی حکومت کی اصلاح کا مدعی ہے۔ اور ان کے قائد اکثر اخبار کی کاغذ ہیں۔

زمانے کے مزاج اور طبعی انقلاب سے انکار کوئی آنکھوں والا نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کی برطانوی حکومت دعوی دار ہے کہ ہم آئین اور قانون کے رو سے حکومت کرتے ہیں مگر دنیا اسے بھی ناپسند کرتی ہے۔ اور انقلاب کی خواستگار ہے۔ ہندوستانی ریاستوں کی رعایا ذرا سے حرج سے بچا میں پرورش پا رہی تھی اس سے بیزار ہے۔

لیکن یہ سراسر جھوٹ ہو کہ اس آئینی سلطنت کی آبادی سے جسے ہم ہاتھ ہیں، ریاستوں کی رعایا زیادہ فنا میں مبتلا ہے۔ آسمانی آفات مثلاً قحط وغیرہ سے قطع نظر کر کے دیکھیے تو آج بھی شخصی غلاموں کی حالت بہ نسبت آئینی غلاموں کے بدرجہا بہتر ہے۔ پیٹ بھر کے روٹی ملتی ہے تن کے موافق کپڑا ملتا ہے۔ کمزور اور غریب لوگ کے پاس مسلادی آوت مافت وحفاظت موجود ہیں۔ یعنی اکثر جگہ اسلحہ کی قید و بند سے رعایا آزاد ہے اور اصلاح و رسم کی بنیاد پڑے تو نئی ہمی موجود ہیں

جن پر آج تک عمل ہوتا رہا۔ ایسی قوانین اگر محض وصل کے گھیرے میں نہ لیے جائیں تو ان کی شاخیں کی راہیں بھی زیادہ وسیع ہو جائیں۔

مگر پاجی پن یا باصطلاح بیباکیسین بچھوڑے پن کا عصا سنبھالا کرے، اور ان اخبار نویسیوں کو بھی اثر سلامت رکھے اتنا نہیں سمجھتے کہ انقلاب کو بکار آمد بنانے کے لیے اصلاح نفوس پہلی منزل ترقی ہے اور بغیر اسکے ہرگز انقلاب ہو بھی جائے تو خود کشی کا چھوٹا نہیں بڑا بھائی ثابت ہوگا ظالم کی حکومت ہمیشہ اسی طریقے سے پائدار ہو جاتی ہے کہ رعایا بدنفس ہو ورنہ شخصی ہو یا جمہوری ظلم کی پاداش فورا حکومت کو مل جاتی ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ عوام کی اصلاح نفس کیے تدبیر کرن سے اخبار نویس صاحب تعلیم فرماتے رہتے ہیں۔ البتہ یہ بار بار دیکھا کہ لوگوں نے رعایا کو وہی پاجی پن کی راہ سے) حاکم یا رئیس کے خلاف بھڑکایا اور اتنا بھڑکایا کہ وہ بغیر کسی مقابلے کے لڑنے بھڑنے پر آمادہ ہو گئی۔ یہ کم زور مار کھانے کی نشانی مستورث کرنے کے خیالات میں وہ تو بیچاری پٹ گئی اور اخبار نویس صاحب نے سوکھی ہمدردی اور گلی گرد بھیکیوں پر بجرح رعایا کو ٹال دیا۔ بس یہی ہو سکتا تھا۔

ہم نے ایک معزز اخباری کاغذ کی یہ حرکت نہایت افسوس کے ساتھ ملاحظہ کی کہ اس نے فرمایا حیدرآباد دکن کے سکن میں بم برآمد ہونے پر بہت بغلیں بجائی ہیں گویا ایک نعمت مل گئی۔ جناب ایڈیٹر رعایا کا دل بڑھاتے ہیں کہ ان رئیسوں کی یہی سزا ہے بھلا ہی رہیں گے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ (۱) حیدرآباد کوئی غیر منظم ریاست نہیں (۲) رئیس فضل ہیچ نہیں (۳) انگریسی نے تحقیق اور علمی ترقی کی راہیں کھولنے میں اپنے پیشروؤں کی بہ نسبت بہت زیادہ خدمت کی (۴) مذہبی عناد فورا دفعۃً کبھی نہیں پیدا کیا۔ (۵) اور قوانین مرتبہ (اگرچہ قابل اصلاح ہیں) برطانوی ہند کے قوانین سے زیادہ قریب

عدل حاصل امن ہیں۔ (۶) کھانے پینے کی چیزیں جتنی ارزاں ہو سکتی ہیں آتی ہی ہیں یعنی یہ نہیں ہوا کہ قرت لا یموت کے عوض بیاز ہی اور عیشہ سعید ہو رو نی معتدہ جات حاصل کرکے زندہ باس پچھ نہ کھا گیا ہے کی شکل میں کردکھائی ہو۔

(۷) پارہ رعیتوں کے بس میں ہونے کے بجائے خدہ رہا اکثر ہندوستانی اردو وطن ہیں۔ اگر کچھ مفسد لوگ حرام اپنے پاجی پن کی بدولت عہدے سے برطرف اور خارج البلد ہوئے تو ہمارے دوست اور مفسد اہل قلم اُن کے دلاورزادہ سپیکر ہو گئے یا رو پیٹے اپنے حبیث کدورت بھرے نقش کا آئینہ کسی جلاساز کے پاس لے جاؤ۔ وہ پاجی پن کی جائیاں وضع کرے پھر بڑی بڑی ریاستوں کی اصلاح تما مستقلم سے ابھی معلوم ہو گی۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ زمانے کے تقتضے کے موافق قوانین میں تغیر ہونا چاہیے مگر ایسا کوئی قانون کسی ملک میں نہیں رواج پا سکتا جو پاجی سزایاب مجرموں کے انتقام کا ذریعہ بن سکے کیا ایسا قانون کہیں ہے؟

سوال یہ ہے کہ ایسے ہی اخلاقی اور آئینی گناہوں کی پاداش میں جو لوگ قانون یا حکام سے انتقام پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور جنہیں غیر علاقات کے مفسدوں سے پھونک اور پشت گری کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ پاجی ہیں یا نہیں؟

جواب خود ہی اپنے دل میں دے کے فرمائیے۔ سمجھے؟

راقم ــــــــــــــ

نامہ نگار

پنجم۔ آپنے عرب کی شکل روشنی ہو گی اور آئینہ صاف ذرہ ٹھو محض باتیں بہت زیادہ محض ہے باتیں لمبی چوڑی۔ لوگوں نے قیمت پوچھی تو آپ نے بات سے چھوڑ کے ہاتھ کی دھن انگلیاں کھول اور زبان نکال کے کھڑے ہو گئے

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے بیچ بیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتداء کتاب میں لکھ دیے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار [illegible] ۱ [illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ